www.nafseislam.com

حیات انبیاء علیہم السلام
کے بارے میں عقیدہ اہلسنت اور قرآن وحدیث
اور فقہائے کرام کے نظریات پر مشتمل ایک مفید تالیف

کیا انبیاء علیہم السلام قبروں میں زندہ ہیں؟

مصنف
علامہ محمد ظفر عطّاری

مکتبہ کنزالایمان بھاٹی گیٹ لاہور

حیاتِ انبیاء

اہلسنت والجماعت کا عقیدہ

حضرت علامہ مفتی امجد علی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام اسی طرح بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں زندہ تھے کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہتے آتے جاتے ہیں تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے لئے ایک آن کو ان پر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہوگئے ان کی حیات، حیاتِ شہداء سے بہت ارفع واعلیٰ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا۔ اس کی بی بی بعد عدت نکاح کرسکتی ہے بخلاف انبیاء کے کہ وہاں یہ جائز نہیں۔

(بہارشریعت ج ا،ص ۱۷)

غزالی زماں حضرت علامہ مولانا سعید احمد کاظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ تمام انبیائے کرام بالخصوص رحمۃ للعلمین ﷺ حیات حقیقی اور جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اپنی نورانی قبروں میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، سنتے ہیں دیکھتے ہیں جانتے ہیں کلام فرماتے ہیں اور سلام کرنے والوں کا جواب دیتے ہیں، چلتے پھرتے اور آتے جاتے ہیں جس طرح چاہتے ہیں تصرفات فرماتے ہیں اور اپنی اُمتوں کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔

(مقالات کاظمی ج ۲ ص ۲)

اب ہم حیات انبیاء کے ثبوت پر قرآن کریم احادیث مبارکہ اور بزرگان دین کے حوالہ جات اور آخر میں منکرین کے اکابرین کی کتابوں سے اس کا ثبوت پیش کریں گے امید ہے منکرین عدم تعصب وعناد کا مظاہرہ کر کے اپنے عقیدہ کو درست کرنے کی کوشش کریں گے۔

والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

قرآن سے حیات انبیاء کا ثبوت

ولا تقولو المن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

(سورہ بقرہ پارہ ۲۔ آیت ۱۵۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولا تحسبن الذین قتلو ا فی سبیل الله امواتابل احیاء عندربهم یرزقون فرحین بما اتا هم الله من فضله و یستبشرون

بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم ولاھم یحزنون.

(سورۃ ال عمران آیت ۱۶۹۔۱۷۰ پارہ ۴)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔ شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم۔

تشریح: یہ آیات مبارکہ حضور نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام کی حیات پر دلیل ہیں۔ کیونکہ یہ آیات شہداء کی حیات پر صراحت کے ساتھ دلالت کر رہی ہیں تو انبیاء کرام کا مرتبہ ومقام شہداء سے بہت اعلیٰ وافضل اور بلند ہے لھذا ان کے لئے حیات بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگی۔

کیونکہ ایک امتی اور عام سپاہی جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے سے اپنی قبر میں زندہ ہے تو ماننا پڑے گا اس امتی وغلام کا آقا بھی اپنی قبر میں زندہ ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

من کانت حیاته بنفسه یکون مماته بذهاب روحه و من کانت حیاته بربه فانه ینتقل من حیاة الطبع ای حیاة الاصلی وهی حیاة الحقیقة و اذا کان القتیل بسیف الشرعیة حیا مرزوقا فکیف من قتل بسیف الصدق و الحقیقة. (روح البیان)

ترجمہ: وہ شخص جو بنفسہ زندہ ہے وہ اپنی روح کے نکلنے سے مردہ ہو جاتا ہے اور وہ

شخص جو اپنے رب عزوجل کے ساتھ زندہ ہے تو وہ حیات طبعی سے حیات اصلی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور یہ حقیقی حیات ہے۔ (لھذا ثابت ہوا) کہ جو شریعت کی تلوار سے قتل ہونے والا زندہ ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے تو صدق وحقیقت کی تلوار سے قتل ہونے والا کیسے مردہ ہو سکتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے۔

وما ارسلنک الا رحمته للعالمین۔ (سورہ انبیاء پارہ ۱۷ آیت ۱۰۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

تشریح: اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اور آپ کا رحمت ہونا عام ہے مومن کے لئے بھی اور کافر کے لئے بھی کیونکہ آپ کی وجہ سے عذاب کے اندر تاخیر ہوئی اور کفار کے چہرے مسخ ہونے اور دنیا میں عذاب الہی سے محفوظ رہے اور آپ کا رحمت ہونا تمام جہانوں کیلئے ہے یعنی عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام یا عالم دنیا اور جمیع مخلوقات چاہے ذوی العقول (عقل والے مثلاً انسان) اور غیر ذوی العقول (بے عقل یعنی جانور) ہوں لھذا ماننا پڑے گا کہ آپ اپنے ظاہری حیات میں بھی رحمت ہیں اور بعد وفات بھی رحمت اور تمام عالمین کے لئے رحمت ہونا آپ کی حیات کا تقاضا کرتا ہے۔

ولو انھم اذظلمو انفسھم جاء وک فاستغفر واللہ و استغفر لھم الرسول لوجد واللہ توابا رحیما۔ (سورہ

نساء، پارہ ۵، آیت ۶۴)

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

تشریح: اس آیت کریمہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر مغفرت طلب کرنے اور حضور کا ان کے لئے شفاعت کرنے کا حکم عام ہے۔ یعنی آپ کی حیات ظاہری میں بھی اور آپ کے وصال ظاہری کے بعد بھی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مغفرت طلب کریں تو حضور علیہ السلام اس کی شفاعت کریں گے۔ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے روایت ہے۔

قدم علینا اعرابی بعد مادفنا رسول اللہ ﷺ بثلاثۃ ایام فرمی بنفسہ علی قبرہ و حثا علی راسہ من ترابہ و قال یا رسول اللہ ﷺ قد ظلمت نفسی و جئتک تستغفرلی فنودی من القبر قد غفرلک. (شواہد الحق)

ترجمہ: (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی تدفین کے تین دن بعد ہمارے پاس آیا پس اس نے اپنے آپ کو حضور کی قبر شریف کے ساتھ رگڑا اور اپنے سر پر قبر انور کی مٹی ڈالنا شروع کر دی اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں اپنی جان پر ظلم کر بیٹھا ہوں اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے مغفرت طلب کریں تو قبر انور سے آواز آئی۔ تحقیق تیری مغفرت کر دی گئی۔

تشریح: اس حدیث پاک سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ حضور ﷺ حیات ہیں اور اپنے غلاموں کی شفاعت فرماتے ہیں ورنہ اعرابی کا قبر انور پر حاضر ہونے اور شفاعت کا سوال کرنے کا اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔

احادیث سے حیات انبیاء کا ثبوت

انبیاء کو قبروں میں رزق دیا جاتا ہے

ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبى الله حى يرزق۔

(ابن ماجہ۔ مشکوۃ شریف)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے اجسام کو کھانا حرام فرما دیا ہے۔ پس اللہ عزوجل کے نبی زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں معراج کا واقع بیان فرماتے ہوئے سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

مررت على موسى وهو يصلى فى قبره۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۶۸)

ترجمہ: (معراج کی رات) میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر سے گزرا تو آپ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

انبیاء قبور میں نماز پڑھتے ہیں

ایک اور حدیث میں ہے۔

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون۔ (خصائص کبری ص ۲۸۱ ج ۲)

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور وہ نماز بھی پڑھتے ہیں۔

زمین انبیاء کے جسموں کو نہیں کھا سکتی

ایک اور حدیث میں ہے۔

ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی، مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو (کھانا) حرام فرما دیا ہے۔

ایک اور حدیث میں سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

فقد رایتنی فی جماعۃ من الانبیاء فاذا موسی قائم یصلی فاذا

رجل ضرب جعد كانه من دجال شنوة واذا عيسى قائم يصلي اقرب الناس به شبها عروة بن مسعود الثقفي و اذا ابراهيم قائم يصلي اشبه الناس به صاحبكم يعني نفسه فحانت الصلاة فاممتهم۔ (مسلم شریف ص ۵۲۹-۵۳۰)

ترجمہ: تحقیق میں (یعنی حضور نبی کریم ﷺ) نے اپنے آپ کو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی جماعت میں دیکھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے آپ علیہ السلام درمیانے قد اور گھنگریالے بالوں والے تھے گویا کہ وہ شنوہ کے لوگوں میں سے تھے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ عروہ بن مسعود ثقفی کے ہم شکل تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے اور وہ تمہارے صاحب یعنی میرے ہم شکل تھے پھر نماز کھڑی ہو گئی اور میں نے تمام انبیاء کی امامت کرائی۔

ایک اور حدیث میں سفر معراج کا واقع بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

مررت على موسى ليلة اسرى بى عند الكثيب الاحمر وهو قائم يصلي فى قبره۔

(القول البدیع)

ترجمہ: معراج کی رات میں سرخ وادی پر سے موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا اور وہ اپنی قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

کانی انظر الی موسی و افعا اصبعیه فی اذنیه (شفاء

السقام ص ۱۳۸)

ترجمہ: گویا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی انگلیاں کانوں میں رکھے ہوئے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

کانی انظر الی موسی علیه السلام بطالن الشنیة وله جوار الی الله تعالیٰ بالتلبیه۔

(المسلم ج ۲ ص ۲۲۸)

ترجمہ: گویا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گھاٹی سے تلبیہ کہتے ہوئے اترتا دیکھ رہا ہوں (جب یزید نے مدینہ شریف پر حملہ کیا اور مسجد نبوی میں اذان دینے اور نماز ادا کرنے پر پابندی عائد کردی تو اسی دوران صحابہ کرام و تابعین عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور نبی کریم ﷺ کی قبر انور سے اذان کی آوازیں سنیں۔

چنانچہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

وما یاتی وقت صلوۃ الاسمعت الاذان من القبر۔

(الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۶۶)

ترجمہ: کسی بھی نماز کا وقت ایسا نہیں آیا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی قبر انور سے اذان کی آواز نہ سنی ہو۔

حضور کی بارگاہ میں امت کے احوال پیش کئے جاتے ہیں

حیاتی خیر لکم و مماتی خیر لکم تعرض علی اعمالکم مما کان من حسن حمدت اللہ علیہ وما کان من سیئ استغفرت اللہ لکم۔

(خصائص کبری ج ۲۔ص ۲۸۱) (زرقانی علی المواہب۔ ۵۔ص ۳۳۷)

ترجمہ: میری زندگی اور میری موت تمہارے لئے دونوں بہتر ہیں تمہارے اعمال میری بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں تمہارے اچھے اعمال پر میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں اور تمہارے برے اعمال پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

حضور نبی کریم ﷺ سلام کا جواب دیتے ہیں

ما من مسلم یسلم علی فی شرق ولا فی غرب الا وانا و ملائکۃ ربی نرد علیہ السلام۔ (جلاء الافہام ص ۱۹) (القول البدیع۔ ۱۵۶)

ترجمہ: کوئی بھی مسلمان چاہے وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں اور مجھ پر سلام بھیجے تو میں اور میرے رب عزوجل کے فرشتے اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

ایک اور حدیث موقوف میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں۔

کنت ادخل البیت فاضع ثوبی و اقول انما زوجنی و ابی فلما دفن عمر معھا ما دخلتہ الا وانا مشدودۃ علی ثیابی حیاء من عمر ۔ (مشکوۃ شریف ۔ ص ۱۵۴)

ترجمہ: (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں) میں جب اپنے حجرے (یعنی رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس) میں داخل ہوتی تو پردہ نہ کرتی تھی اور میں کہتی کہ یہ میرے شوہر (حضور نبی کریم ﷺ) اور دوسرے میرے والد محترم (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) ہیں (یعنی شوہر اور والد سے چونکہ پردہ نہیں ہوتا اس لئے میں پردہ نہ کرتی) لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں بزرگوں کے ساتھ دفن ہوئے تو پھر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حیاء کی وجہ سے خوب اچھی طرح پردہ کر کے جاتی۔

ثابت ہوا کہ حضرت عائشہ کا عقیدہ تھا کہ انبیاء اور اولیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں ورنہ پردہ کرنے اور نہ کرنے کا کیا مطلب

ایک اور حدیث موقوف میں حضرت زبیر بن بکار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

حضور کی قبر سے اذان کی آواز

لم ازل اسمع الاذان والاقامۃ من قبر رسول اللہ ایام حرۃ حتی عاد الناس ۔

ترجمہ: میں روزانہ ایام حرۃ کے دوران حضرت رسول اللہ ﷺ کی قبر انور سے اذان اور اقامت کی آواز سنتا تھا یہاں تک کہ وہ لوگ واپس آ گئے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

کان لا یعرف وقت الصلاۃ الا بھمھمۃ من قبر النبی ۔

(زرقانی علی المواھب ص ۳۳۲ ج ۵)

ترجمہ: نماز کا پتہ نہیں چلتا تھا لیکن نبی کریم ے کی قبر انور سے گنگناہٹ کی آواز سے پتہ چل جاتا۔ (کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے)

انبیاء علیھم السلام کو قبور میں رزق دیا جاتا ہے

حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے۔

اکثر واعلی صلاۃ یوم الجمعۃ فانہ یوم مشھود تشھدہ الملائکۃ فان احدا لن یصلی الاعرفت علی صلاتہ حتی یفرغ منھا قال قلت بعدالموت قال وبعدالموت انا اللہ حرمہ علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق ۔ (مشکوۃ المصابح

۱۲۱) (ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۲۴) (جلاء الافھام ۶۳)

ترجمہ: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ یوم

مشہور ہے اور اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو اس کے فارغ ہونے تک وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔ میں (یعنی ابو درداء رضی اللہ عنہ) نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا وصال کے بعد بھی؟ فرمایا موت کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو کھائے۔ پس اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

قال رسول الله من افضل ایامکم یوم الجمعة فیه خلق آدمه و فیه قبض و فیه النفخة و فیه الصعقة فاکثر و اعلی من الصلاة فان صلاتکم معروفه علی قال یا رسول الله و کیف تعرض صلاتنا علیک و قدارمت یعنی بلیت قال ان الله قد حرمه علی الارض ان تاکل اجساء الانبیاء۔ (ابن ماجہ: ۷۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے ایام میں سے افضل و بہتر جمعہ کا دن ہے اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اس دن کو آپ کی روح مبارک قبض کی گئی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا لہٰذا اسی دن تم مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے عرض کی) یارسول اللہ ﷺ ہمارا درود آپ کی بارگاہ میں کس طرح پیش کیا جاتا ہے جبکہ آپ کا جسم بوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی زندگی اور موت میں کوئی فرق نہیں

ان لحوم الانبیاء الا تبیھا الارض ولا تاکلھا السباع۔

(خصائص کبری ج ۲ ص ۲۸۰)

ترجمہ: (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) میری زندگی اور میری موت دونوں تمہارے لئے بہتر ہیں۔

تشریح: ان احادیث مبارکہ سے یہ مسئلہ روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ انبیاء کرام اپنی قبور میں زندہ ہیں انہیں رزق بھی ملتا ہے اور وہ اپنی امت کے احوال پر بھی مطلع ہیں اس کے علاوہ بھی کئی احادیث مبارکہ حیات انبیاء پر دلالت کرتی ہیں لیکن طوالت کی وجہ سے انہیں پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

حیات انبیاء کے بارے میں
صحابہ کرام کا عقیدہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں۔

لما مرض ابی اوحی ان یوتی بہ الی قبر النبی و یستاذن لہ و یقال ھذا ابو بکر یدفن عندک یا رسول اللہ فان اذن لکم فادفنونی و ان لم یوذن بکم فاذھبوابی الی البقیع فاتی بہ الی الباب فقیل ھذا ابو بکر قد اشتھی ان یدفن عند رسول اللہ و قد وصانا فان اذن لنا دخلنا و ان لم یوذن لنا الصفرفنا فنودینا ادخلو و کرامۃ سمعنا کلاما ولم نرا احدا۔

ترجمہ: (حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں) جب میرے والد محترم (حضرت ابوبکر صدیق) بیمار ہو گئے تو انہوں نے مجھے وصیت فرمائی کہ مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی قبر انور کے پاس لے جانا اور اس طرح اجازت طلب کرنا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ ابو بکر ہیں کیا آپ کے پاس دفن کر دیں؟ اگر آپ ﷺ اجازت مرحمت فرما دیں تو مجھے آپ کے پاس دفن کر دینا اور اگر اجازت نہ دیں تو مجھے بقیع شریف میں دفن کر دینا۔ چنانچہ وصال کے بعد جب آپ رضی اللہ عنہ کو حجرۂ مبارکہ کے

دروازے پر لایا گیا۔ اور اس طرح کہا گیا کہ یہ ابو بکر ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دفن ہوں اور انہوں نے ہم کو وصیت فرمائی تھی کہ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو ہم داخل ہو جائیں اور اگر آپ اجازت نہ دیں تو ہم واپس چلے جائیں تو حجرہ مبارکہ سے آواز آئی کہ انہیں داخل کر دو ہم نے یہ کلام سنا لیکن بولنے والا نظر نہیں آیا۔

خصائص کبریٰ کی روایت میں ہے کہ حجرہ انور سے آواز آئی دوست کو دوست کے ساتھ ملا دو بے شک دوست اپنے دوست سے ملنے کا مشتاق ہے۔

اس روایت سے پتہ چلا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ زندہ ہیں اور اپنے غلاموں کی سنتے ہیں اور ان کی تمناؤں کو پورا بھی فرماتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نظریہ

وقع رجل فی علی عند عمر ابن الخطاب فقاله عمر ابن الخطاب مجک اللہ لقد اذیت رسول اللہ فی قبرہ۔

ترجمہ: کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل و رسوا کرے تحقیق تو نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی قبر مبارک میں اذیت پہنچائی۔

ثابت ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم

ﷺ اپنی قبر انور میں حیات ہیں اور آپ خوشی و مسرت یا دکھ تکلیف بھی محسوس کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نظریہ

احلف تسعاانه قتل قتلا احب الی من ان احلف و احدة انه لم یقتل۔

(زرقانی علی المواہب ص ۳۱۲، ج ۸)

ترجمہ: (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں ۹ بار حضور نبی کریم ﷺ کی شہادت کی قسم کھانا زیادہ پسند کرتا ہوں بنسبت اس کے کہ میں ایک مرتبہ کہوں کہ آپ شہید نہیں کیے گئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہے اور ساتھ ہی قسم کھا کر ارشاد فرما رہے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ شہید ہیں۔ اور شہید قرآن پاک کی رو سے زندہ ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے لھذا آپ بھی اپنی قبر میں زندہ ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا نظریہ

انها کانت تسمع صوت الوتدیو تد و المسمار یغرب فی بعض الدور المطنبة بمسجد رسول الله فتوسل الیهم لا توذوا

رسول الله ۔

(شفاء السقام ص ۱۵۴،۱۵۵)

ترجمہ: (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) حضور نبی کریم ﷺ کی مسجد کے ساتھ معلق گھروں میں کیل یا میخ ٹھونکنے کی آواز سنتیں تو ان اہل خانہ کے پاس پیغام بھیجتیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اذیت مت دو۔

پتہ چلا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر انور کے اندر زندہ ہیں اور آپ کو شور و غل سے اذیت بھی پہنچتی ہے اور تکلیف وہی محسوس کرتا ہے جو زندہ ہو۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

الا یا رسول الله انت رجاء نا .

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ آپ ہماری امید گاہ ہیں۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ کا نداء کرنا اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

قدم علینا اعرابی بعد مادفنا رسول الله بثلاثة ایام فرمی بنفسه علی قبره و حثا علی راسه من ترابه و اقال یا رسول الله قد

ظلمت نفسی و جئتک تستغفر لی فنودی من القبر قد غفر لک۔

(شواہد الحق ص ۸۷)

ترجمہ: (حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں) ایک اعرابی (دیہاتی) رسول اللہ ﷺ کے دفن ہونے کے تین دن بعد ہمارے پاس آیا۔ اس نے اپنے آپ کو حضور ﷺ کے قبر انور پر گرا دیا اور اپنے سر پر قبر انور کی خاک ڈالنا شروع کر دی اور عرض کی یا رسول اللہ میں اپنی جان پر ظلم کر بیٹھا ہوں اور اب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں آپ میرے لئے مغفرت طلب فرمائیں تو قبر سے آواز آئی تجھے بخش دیا گیا۔

حضرت سعید بن مسیب تابعی کا نظریہ

لیس من یو الا و تعرض علی النبی اعمال امته غدوة و عشیه فیعرفهم بسیماهم و اعمالهم فلذالک یشهد علیهم۔

(المواہب الدنیہ ج ۲ ص ۳۸۷)

ترجمہ: کوئی دن ایسا نہیں جس میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں صبح و شام اعمال پیش نہ ہوتے ہوں اور حضور نبی کریم ﷺ اپنے امتیوں کو ان کی صورتوں اور اعمال کے ساتھ پہچانتے ہیں اسی وجہ سے آپ بروز قیامت ان کی گواہی دیں گے۔

تشریح: صحابہ کرام کے اقوال و افعال سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی قبر انور میں حیات ہیں اپنے غلاموں پر نظر کرم بھی فرماتے ہیں اور عاصیوں کی بخشش کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے لئے استغفار بھی کرتے ہیں۔

بزرگانِ دین کے نظریات

ملا علی قاری کا نظریہ

لا فرق لهم فی الحالین و لذا قیل اولیاء الله لا یموتون ولکن ینتقلون من دار الی دار۔ (مرقاۃ ص۲۱۲۔ج۲)

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کی دنیاوی اور اُخروی زندگی میں کوئی فرق نہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

مزید لکھتے ہیں۔

الانبیاء فی قبورهم احیاء۔ (مرقاۃ ج ص۲۰۹)

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

پھر لکھتے ہیں۔

انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حیی یرزق یستمدمنه المدد المطلق۔ (مرقاۃ ج ص۲۸۴)

ترجمہ: بے شک حضور نبی کریم ﷺ زندہ ہیں رزق دیے جاتے ہیں اور آپ سے ہر طرح کی مدد بھی طلب کی جاتی ہے۔

علامہ شرنبلالی کا نظریہ

ومما هو مقرر عند المحقیقین انه ﷺ حیی برزق متمتع بجمیع الملاذ و الصبادات غیر انه حجب عن ابصار القاصر ین عن شریف المقامات۔

(مراقی الفلاح ص ۴۴۷)

ترجمہ: محققین کے نزدیک یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ زندہ ہیں اور آپ کو رزق دیا جاتا ہے۔ تمام لذات والی اشیاء اور عبادت سے لذت حاصل کرتے ہیں لیکن جو بلند مرتبہ پر نہیں پہنچ سکے آپ ان کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔

امام زرقانی کا نظریہ

الانبیاء والشهداء یا کلون فی قبور رهم و یشربون و یصلون و یصومون ویحجون . (زرقانی علی المواهب ج ۵ ص ۳۳۲)

ترجمہ: انبیاء علیهم السلام اور شہدا کرام اپنی قبروں میں کھاتے پیتے ہیں اور نماز، روزہ اور حج بھی ادا کرتے ہیں۔

امام قسطلانی کا نظریہ

قد ثبت ان الانبیاء یحجون و یلبسون فان قلت کیف یصلون و یحجون و یلبون و هم اموات فی الدار و لیست دار عمل

فالجواب انهم كالشهداء بل افضل منهم والشهداء احياء عند ربهم يرزقون فلا يعلان يحجو و ايصلوا۔

(زرقانی علی المواہب ج۵ ص۳۳۲)

ترجمہ: تحقیق ثابت شدہ ہے کہ بے شک انبیاء علیہم السلام حج کرتے ہیں اور تلبیہ کہتے ہیں پس اگر توں کہے کہ وہ کیسے نماز پڑھتے ہیں اور حج ادا کرتے ہیں اور تلبیہ کہتے ہیں حالانکہ وہ اپنے گھروں یعنی اپنی قبروں میں ہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ وہ شہداء کی طرح ہیں بلکہ ان شہداء سے بھی افضل ہیں اور وہ اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں لھذا اگر وہ حج کریں یا نماز پڑھیں تو یہ (عقل سے) بعید نہیں۔

ملا علی قاری کا نظریہ

و انه لم يقل احدان قبور هم و ارواحهم غير معلقة با جساد هم لئلا يسمعو ا سلام من يسلم عليهم و كذا اوردان الانبياء يلبون و يحجون و ه نينا اولى بهده الكرامات۔ (جمع الوسائل۔ ص ۳۲۸۔ ج۲)

ترجمہ: بے شک یہ بات کوئی بھی نہیں کہتا کہ انبیاء علیہم السلام کی قبور ان کے جسموں سے خالی ہیں اور ان کی ارواح مقدسہ کا ان کے جسموں سے کوئی تعلق نہیں۔ اور جو شخص ان کی بارگاہ میں سلام عرض کرتا ہے وہ نہیں سنتے۔

لہٰذا انبیاء علیہم السلام کے بارے میں یہ وارد ہوا ہے کہ بے شک یہ حج کرتے ہیں اور تلبیہ کہتے ہیں اور ہمارے نبی کریم ﷺ ان کرامات (معجزات) کے

سب سے زیادہ حق دار ہیں مزید لکھتے ہیں۔

قلت قد سبق انهم احياء عند ربهم و ان الله حرم على الارض ان تاكل لحومهم ثم اجساد هم كارواحهم لطيفة غير كثيفة فلا مانع لظهورهم فى عالم تملك و الملكوت على وجه الكمال بقدر ذى الجلال و مما يويد تشكل الانبياء على وجه الجمع بين اجسادهم و ارواحهم قولنه اذا موسى قائم يصلى فان حقيقة الصلاة ه الاتيان بالفعل المختلفة للاشباح للارواح۔ (مرقاۃ ج ۱۱ص ۱۵۷)

ترجمہ: میں کہتا ہوں جیسا کہ یہ بات گزر چکی ہے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اپنے رب تعالیٰ کے پاس زندہ وحیات ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ان کا گوشت کھائیں اور ان کے جسم روحوں کی طرح لطیف کثافت سے محفوظ ہوتے ہیں لھذا ان کے اجسام کے لئے عالم دنیا اور علام ملکوت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت سے مکمل طور پر ظاہر ہونے پر کوئی چیز مانع (روکنے والی) نہیں ہے۔

(اور معراج کی رات) انبیاء علیہم السلام کا اپنے روح اور جسم کے ساتھ جمع ہونا اس بات میں پختگی پیدا کرتا ہے اور تائید کرتا ہے جس کی دلیل حضور نبی کریم ﷺ کا یہ قول ہے کہ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے دیکھا۔ لھذا یہ فعل (یعنی نماز ادا کرنا) اور دیگر اعمال کا بجالانا اجسام کا کام ہوتا ہے نہ کہ ارواح کا۔

ابراہیم بن شیبان کا نظریہ

حججت مجئت المدینہ فتقدمت الی القبر الشریف فسلمت علی رسول اللہ فمعتہ من داخل الحجرۃ یقول و علیک السلام۔ (القول البدیع۔ص۱۶۰)

ترجمہ: میں حج سے فارغ ہوا پھر مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی قبر شریف کے پاس آ کر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ مبارک کے اندر سے و علیک السلام کی آواز سنی۔

امام زرقانی کا نظریہ

لانہ حیی فی قبرہ یعلم بمن یزورہ و یرد سلامہ۔ (زرقانی ج۸ص۲۹۹)

ترجمہ: آپ (حضور نبی کریم ﷺ) اپنی قبر میں زندہ ہیں اور اپنی زیارت کرنے والوں کو جانتے ہیں اور اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

امام نووی کا نظریہ

بل الادب ان یبعد منہ کما یبعدمنہ لو حضر فی حیاتہ۔

ترجمہ: (امام نووی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والے کو ادب

سکھاتے ہوئے لکھتے ہیں) ادب یہ ہے کہ قبر انور کی زیارت کرنے والا اتنے فاصلے پر رہے کہ جس طرح وہ اگر آپ کی زندگی میں حاضر ہوتا تو جتنے فاصلے پر ہوتا۔ (شواہد الحق ص ۹۳)

علامہ ابن حجر مکی کا نظریہ

انہ صلی اللہ علیہ وسلم حی فی قبرہ یعلم بزائرہ۔ (الجواہر المنظم ص ۴۶)

ترجمہ: بے شک رسول اللہ ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور اپنی زیارت کرنے والوں کو جانتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادی کا عقیدہ

من کانت حیاتہ بنفسہ یکون مماتہ بذھاب روحہ و من کانت حیاتہ بربہ فانہ ینتقل من حیاۃ الطبع الی حیاۃ الاصل رھی حیاۃ الحقیقق و اذا کان القتیل بسیف الشریعۃ حیا مر زوقا فکیف من قتل بسیف الصدق و الحقیقۃ۔

(روح البیان ج ۲۔ ص ۱۲۶۔۱۲۵)

ترجمہ: وہ شخص جو اپنے نفس کے ساتھ زندہ ہو وہ روح نکل جانے سے مردہ ہو جاتا ہے اور جو اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ زندہ ہو وہ مردہ نہیں بلکہ وہ حیات طبعی سے حیات

اصلی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ جو شخص شریعت کی تلوار سے قتل ہو جائے اور اس کے باوجود وہ زندہ ہو اور اسے رزق بھی دیا جائے تو جو شخص صدق و حقیقت کی تلوار سے قتل ہوا وہ کیسے مردہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ اس کی اعلیٰ زندگی ہوگی۔

حافظ ابن قیم کا نظریہ

قال ابو عبدالله و قال شیخنا احمد بن عمر ان الموت یس بعدم محض و انما هو انتقال من حال الی حال و یدل هی ذالک ان الشهداء بعد قتلهم و موتهم احیاء عندربهم یرزقون فرحین مستبشری و هذه صفة الاحیاء فی الدنیا و اذا کان هذا فی الشهداء کان النبیاء بذالک احق و اولی بان موت النبیاء هوراجع الی ان غیبوا عنا بحیث لا ندرکهم و ان کانون موجودین جاء وا ذالک کالحال فی الملائکة فانهم احیاء موجودون ولا تراهم۔ (الروح ص۵۱۔۵۲)

ترجمہ: ابوعبداللہ نے فرمایا کہ ہمارے شیخ احمد بن عمر فرماتے ہیں کہ موت عدم محض نہیں بلکہ ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہونے کا نام موت ہے۔ شہداء کا قتل ہو جانے کے بعد اپنے رب تعالیٰ کے پاس زندہ ہونا یہ بہت بڑی دلیل ہے۔ انہیں رزق بھی ملتا ہے اور وہ خوش بھی ہوتے ہین اور دنیا کے اندر زندوں کی بھی یہ صفات ہیں کہ انہیں بھی رزق ملتا ہے اور خوش ہوتے ہیں۔

لہذا ثابت ہوا کہ شہداء جب زندہ ہیں تو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام بدرجہ اولی اس کے حقدار ہیں۔

انبیاء علیہم السلام کی موت کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہم سے غائب ہو گئے اور ہم ان کو نہیں دیکھ سکتے حالانکہ وہ زندہ ہیں۔ اور یہ انبیاء بھی بالکل ملائکہ کی مثل ہو گئے کہ وہ موجود ہیں زندہ ہیں لیکن ہمیں نظر نہیں آتے۔

امام قسطلانی کا نظریہ

ان حیاۃ الانبیاء علیھم الصلاۃ و السلام ثابتۃ معلومۃ مستمرۃ و نبینا افضلھم و اذا کان کذالک فینبغی ان تکون حیاتہ اکمل و اتم من حیاۃ سائرھم۔

(المواہب اللدنیہ۔ ص۔ ۳۹۰)

ترجمہ: بے شک انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی حیات ثابت و معلوم ہے اور دائمی ہے اور ہمارے نبی کریم ﷺ تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں اور جب آپ تمام سے افضل ہیں تو ثابت ہوا کہ آپ کی حیات بھی ان سے افضل و اکمل ہے۔

علامہ آلوسی کا نظریہ

حیاۃ نبینا اکمل و اتم من سائرھم علیھم السلام۔ (روح المعانی ص ۳۸)

ترجمہ: ہمارے نبی کریم ﷺ کی حیات دوسرے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے کامل واتم ہے۔

علامہ حجر مکی کا نظریہ

قد ثبت حیاۃ الانبیاء و لا شک انہا اکمل من حیاۃ الشہداء۔

(الجواہر المنظم ، ص ۲۶)

ترجمہ: تحقیق انبیاء علیہم السلام کی حیات ثابت شدہ ہے اور اسی میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ انبیاء کرام کی حیات شھداء کی حیات سے زیادہ کامل ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا نظریہ

بل حیاۃ الانبیاء اقوی منہم و اشد ظہور اثار ھا فی الخارج حتی لا یجوز النکاح بازواج النبی بخلاف الشہداء۔

(تفسیر مظہری ص ۱۵۲ ۔ ج ۱)

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کی حیات زیادہ قوی ہے شھداء کی حیات سے یہاں تک نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن سے نکاح کرنا جائز نہیں بخلاف شھداء کے (یعنی شھداء کی بیویوں سے نکاح کرنا جائز ہے لیکن حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج سے نکاح جائز نہیں لہذا ثابت ہوا کہ انبیاء کی حیات شھداء کی حیات سے کامل تر ہے)

علامہ شامی کا نظریہ

ان الانبیاء علیهم الصلوۃ والسلام احیاء فی قبورهم۔ (شامی ج۴۔ص۱۵۱)

ترجمہ: بے شک انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

ابو منصور عبد القاہر بن طاہر البغدادی کا عقیدہ

قال المتکلون المحققون من اصحابنا ان نبیاحتی بعد وفاته و انه یبشر بطاعات امته و یحزن بمعاصی العصاة منهم و انه تبلغه صلاق من یصلی علیها من امته۔

(الحاوی للفتاوی ج۲ص۳۵۱)

ترجمہ: فرمایا ہمارے اصحاب میں سے متکلمین اور محققین نے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ اپنے وصال کے بعد زندہ ہیں اور اپنی امت کی نیکیوں سے خوش ہوتے ہیں اور اپنے گناہ گار امتیوں کے گناہوں پر غمگین ہوتے ہیں اور بے شک جو شخص آپ کی بارگاہ میں درود شریف بھیجتا ہے تو وہ درود آپ کے پاس پہنچتا ہے۔

امام غزالی کا نظریہ

واحضر قلبک النبی و شخصه الکریم و قل السلام علیک

ایھا النبی و رحمتہ اللہ و برکاتہ و لیصدق املک حتی بہ یبلغہ و یرد علیک ماھو وی منہ۔

(احیاالعلوم ج۔ا۔ص ۱۲۹)

ترجمہ: اور اپنے قلب میں نبی کریم ﷺ کو حاضر جان کر عرض گزار ہو کہ اے نبی آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں اور تو اس بات پر یقین رکھ کہ میرا سلام حضور کی بارگاہ میں پہنچتا ہے۔ اور آپ ﷺ تیرے سلام سے بہتر جواب ارشاد فرماتے ہیں۔

امام بیہقی کا نظریہ

الانبیاء بعد ما قبضوا ردت علیھم ارواحھم فھم احیاء عند ربھم کا لشھداء۔

(شفاء السقام ص ۱۵۴)

ترجمہ: انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام کی ارواح کو قبض کرنے کے بعد واپس لوٹا دیا جاتا ہے لہذا وہ شہداء کی طرح اپنے رب تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں۔

علامہ تقی الدین سبکی کا نظریہ

اما حیاۃ الانبیاء اعلیٰ و اکمل و اتم من الجمیع الانھا للروح و الجسد علی الدوام علی ما کان فی الدنیا۔ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۶۲)

ترجمہ: بہر حال انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی زندگی تمام سے اعلیٰ واکمل اور اتم ہے۔ اس لئے کہ ان کی ارواح ان کے اجسام کے ساتھ اسی طرح زندہ رہتی ہیں جس طرح دنیا میں تھیں۔

ملا علی قاری کا نظریہ

لیس هناک موت ولا فوت بل هو انتقال من حال الی حال وارتحال من دار الحالی دار وان المعتمد المحقق انه حی برزق۔

(مرقاۃ ج ۱۱ ص ۲۵۶)

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ کے لئے نہ موت ہے اور نہ فوت بلکہ ایک حالت سے دوسری حالت میں انتقال ہے۔ اور ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف ہجرت ہے یہ عقیدہ تحقیق شدہ ہے کہ آپ ﷺ زندہ ہیں اور آپ کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔

قاضی ابوبکر بن عربی کا نظریہ

ولا یمتنع رویه ذاته بجسده الشریفة وروحه و ذالک لانه وسائر الانبیاء احیاء ردت الیهم ارواحهم بعد ماقبضوا۔ (الحاوی للفتاوی ج ۳۔ ص ۲۵۰)

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ کا جسمانی اور روحانی طور پر دیکھنا ممتنع نہیں اس لئے کہ آپ اور تمام انبیاء کرام زندہ ہیں اور ان کی روحیں قبض کرنے کے بعد لوٹا دی جاتی ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی کا نظریہ

حیاۃ النبی فی قبرہ ھو و سائر الانبیاء معلومہ عندنا علما قطعیا الماقمہ عندنا من الادلة فی ذالک و تواترت بہ الاخبار۔

(الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۶۴)

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ کا قبر انور کے اندر حیات اور باقی تمام انبیاء کی حیات ایک ایسا معاملہ ہے جو ہمیں علم قطعی کے ساتھ معلوم ہوا ہے۔ چنانچہ ہمارے نزدیک دلائل قطعی قائم ہو چکی ہیں اور اس بارے میں اخبار درجہ تواتر تک پہنچ چکی ہیں۔

علامہ سخاوی کا نظریہ

یوخذ من ھذہ الاحادیث انہ حیی علی الدوام و ذالک انہ محال عادۃ ایخلو الوجود کلہ من واحد سلیم علیہ فی لیل و نھا و نحن نومن و نصدق بانہ حیی یرزق فی قبرہ و ان جسدہ الشریف لا تاکلہ الارض والجماع علی ھذا۔

(القول البدیع ص ۱۶۷)

ترجمہ: ان احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمیشہ زندہ ہیں اور یہ بات عادی طوری پر محال ہے کہ کوئی دن یا رات آپ پر سلام پڑھنے سے خالی ہو اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی قبر

شریف میں زندہ ہیں اور آپ کے جسم شریف کو۔نہیں کر سکتی۔اور آپ کی حیات پر اجماع ہے۔

حسن بن عمار شرنبلالی کا نظریہ

هو مقرر عند المحققين انه حی یرزق متمتع لجمیع الملاذ والعبادات غیر انه حجب عن ابصار القاصدین عن شریف المقامات۔ (نور الایضاح ۲۰۵)

ترجمہ: محققین کے نزدیک ثابت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں آپ تمام عبادات ولذائز سے لطف اندوز بھی ہوتے ہیں لیکن آپ ان لوگوں کو نظر نہیں آتے جو مقامات عالیا تک نہیں پہنچتے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا نظریہ

وحیات انبیائے کرام متفق علیہ است ہیچ کس رادر خلافی نیست حیات جسمانی و دنیاوی حقیقی نہ حیات معنوی روحانی ۔(مدارج النبوت جلد ۲ ص ۴۴۷)

ترجمہ: انبیائے کرام علیہم السلام کی حیات پر تمام کا اتفاق ہے کسی کو بھی اس میں اختلاف نہیں اور آپ کی جسمانی حیات، دنیاوی، اور حقیقی ہے روحانی یا معنوی نہیں۔

(یعنی آپ ﷺ اپنے جسم ظاہری کے ساتھ حیات ہیں نہ کہ روحانی طور پر صرف ہم سے مخفی ہیں)۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا نظریہ

ان الانبیاء لا یموتون و انہم یصلون و یحجون فی قبورھم ۔(فیوض الحرمین ص ۸۲)

ترجمہ: بے شک انبیاء علیہم السلام فوت نہیں ہوتے وہ اپنی قبور میں نماز پڑھتے ہیں اور حج بھی کرتے ہیں۔

یوسف بن اسماعیل نبہانی کا نظریہ

حیاۃ الانبیاء فی قبورھم ثابتۃ بادلۃ کثیرہ استدل بھا اھل السنۃ و کذا حیاۃ الشہداء و الاولیاء. (شواہد الحق ص ۱۲۷)

ترجمہ: حیات انبیاء علیہم السلام ان کی قبور میں بے شمار دلائل کے ساتھ ثابت ہے اور اہلسنت نے اسی سے دلیل پکڑی ہے اور اسی طرح شہداء اور اولیاء کی حیات ہے۔

تشریح: بزرگان دین کے نظریات سے یہ مسئلہ اظہر من الشمس (سورج سے بھی زیادہ روشن) ہوا کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں انہیں رزق بھی ملتا ہے اور جہاں چاہیں تصرف بھی فرما سکتے ہیں ان کی موت ایک لمحے کے لئے ہوتی ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ "کل نفس ذائقۃ الموت" ہر نفس نے موت کو چکھنا ہے پورا ہو اس کے بعد انکی روح لوٹا دی جاتی ہے۔

اکابرین دیوبند کے نظریات

انور کاشمیری کا نظریہ

معناه ارواح الانبیاء علیهم السلام لیست بمعطله عن الصبادات الطیبة والا فعال المبارکه بل هم مشغولین فی قبور هم ایضا کما کانو مشغولین حین حیاتهم فی صلاة و حج و کذالک حال تابعهیم علی قدر المراتب۔ (فیض الباری ج ۲ ص ۶۴)

ترجمہ: اس حدیث (الانبیاء فی قبورهم یصلون) انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں کا معنی یہ ہے کہ انبیاء علیھم السلام کی روحیں عبادات اور افعاً سے معطل نہیں ہوتیں بلکہ اپنی قبور میں اس طرح عبادت کرتی ہیں جیسے ظاہری زندگی میں کرتی تھیں اور اسی طرح تابعین کا حال ہے۔

شبیر احمد عثمانی کا نظریہ

دلت النصوص الصحیحة علی حیاة الانبیاء علیهم الصلوة و السلام۔

(فتح الملھم ج ۱ ص ۳۲۵_۳۲۶)

ترجمہ: نصوص صحیحہ انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام کی حیات پر دلالت کرتی ہیں۔

قاسم نانوتوی کا نظریہ

حضورﷺ کی حیات مثل شمع و چراغ ہے خیال فرمایئے کہ جب اس کو کسی بنڈیا یا مٹکے میں رکھ کر اوپر سرپوش رکھ دیا جائے تو اس کا نور بالبداہۃ مستور ہو جاتا ہے زائل نہیں ہوتا۔ (آب حیات ص ۱۶۰)

مزید لکھتے ہیں۔

حیات الٰہی دائمی ہے یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ کی حیات زائل ہو جائے اور حیات مومنین عارضی ہے۔

(آب حیات ص ۱۶۰)

خلیل احمد انبیٹھوی کا نظریہ

عندنا و عند مشائخنا حضرة الرساله حيى فى قبره الشريف وحيوته دنيويه من غير تكليف و هى مختصه به و بيجميع الانبياء وصلوت الله عليهم اجمعين۔

(المہند ص ۱۳)

ترجمہ: ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضور نبی کریمﷺ اپنی قبر انور کے اندر زندہ ہیں۔ اور بغیر مکلف ہونے کے آپ کی حیات دنیا کی زندگی کی مثل ہے اور سوائے مکلف ہونے کے آپ کی حیات دنیاوی زندگی کی مثل ہے اور یہ حیات آپ

کے ساتھ اور تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔

احمد علی سہانپوری کا نظریہ

والاحسن ان یقال ان حیاته لا یتصقبها بل یستمر حیا والانبیاء احیاء فی قبورهم۔

(حاشیہ بخاری ج ۱ ص ۵۱۷)

ترجمہ: بہتر وافضل یہ ہے کہ آپ کے بارے میں اس طرح کہا جائے کہ بے شک آپ ﷺ کی حیاۃ کو موت نہیں آسکتی بلکہ آپ ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں اور انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں۔

اعزاز علی کی نظریہ

فمثله بعد وفاته کمثل شمع فی حجرة اغلق بابها فهو مستور عمن هو خارج الحجرة و لکن نوره کما کان بل ازید و لهذه حرم نکاح ازواجه بعده ولم یجر احکام المیراث فیما ترکه لانهما من احکام الموت ۔ (حاشیہ نور الایضاح ص ۲۰۵)

ترجمہ: پس حضور نبی کریم ﷺ کے پردہ فرمانے کی مثال ایسی ہے کہ جیسے موم بتی کسی حجرے میں رکھ دیں اور پھر دروازہ بند کر دیں تو یہ شمع اس شخص سے جو حجرے کے باہر ہو چھپ جائے گی لیکن اس کی روشنی اسی طرح ہو گی جیسے پہلے تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ اسی وجہ سے آپ کے پردہ فرمانے کے بعد آپ کی ازواج سے نکاح کرنا حرام ہے اور آپ کے ترکہ میں میراث بھی جاری نہیں ہوتی اس لئے کہ یہ دونوں (یعنی

نکاح کرنا اور میراث تقسیم ہونا) موت کے احکام میں سے ہیں۔
(یعنی ثابت ہوا کہ آپ کی ازواج مطہرات سے شادی نہ کرنا اور آپ کی میراث کا تقسیم نہ ہونا اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ زندہ ہیں اور نکاح اس شخص کی بیوی کے ساتھ ہوتا ہے اور میراث بھی اسی کی تقسیم ہوتی ہے جو فوت ہو جائے)

اشرف علی تھانوی کا نظریہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کرامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ جب آپ کا جنازہ حضور اکرم ﷺ کے مزار مبارک کے سامنے دروازے پر لایا گیا اور آواز دی گئی "السلام یا رسول اللہ" یہ ابو بکر دروازے پر حاضر ہے تو دروازہ خود بخود کھل گیا قبر شریف کے اندر سے کوئی آواز دیتا ہے کہ ایک دوست کو دوسرے دوست کے ہاں داخل کر دو۔ (جمال الاولیاء ص ۲۹)

تشریح: اکابرین دیوبند کے حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں اور الحمد للہ اہلسنت والجماعت کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ جمیع انبیاء کرام اپنی قبور میں زندہ و متصرف ہیں۔

لہذا رسول اللہ ﷺ کی حیات کے منکرین کو اپنے فاسد عقیدے سے توجہ کر کے قرآن پاک احادیث مبارکہ اور بزرگان دین کے راستے کو اختیار کر کے اپنی آخرت کو برباد ہونے سے بچائیں۔

وما علینا الا البلاغ المبین

(جو ہم پر تھا وہ ہم نے پہنچا دیا)